احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

پیر 2 اگست 2004ء

روزنامہ

الفضل

C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

پیر 2 اگست 2004ء 15 جمادی الثانی 1425 ہجری - 2 ظہور 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 171

جنت کے باغ

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں سے گزرو تو اس کے پھل کھاؤ۔ صحابہ نے عرض کیا جنت کے باغ کونسے ہیں فرمایا ذکر الٰہی کی مجالس۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات عقد التسبیح بالید حدیث نمبر 3432)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ایک کان سے سنتے ہیں دوسری طرف نکال دیتے ہیں ان باتوں کو دل میں نہیں اتارتے۔ چاہے جتنی نصیحت کرو مگر ان کو اثر نہیں ہوتا۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پرواہ نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آجاوے تو ان باتوں کے واسطے اس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے۔ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے۔ (۔)

ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے اگر کسی کی زندگی بیعت کے بعد بھی اسی طرح کی ناپاک اور گندی زندگی ہے جیسا کہ بیعت سے پہلے تھی اور جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ برے نمونے سے اوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونہ سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔

بعض لوگوں کے ہمارے پاس خط آتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں اگرچہ آپ کی جماعت میں ابھی داخل نہیں مگر آپ کی جماعت کے بعض لوگوں کے حالات سے البتہ اندازہ لگاتا ہوں کہ اس جماعت کی تعلیم ضرور نیکی پر مشتمل ہے۔ (۔) خدا تعالیٰ بھی انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے۔ پس انسان کو بھی اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہئے اور اس میں غور کرنا چاہئے کہ نیکی میں کہاں تک آگے قدم رکھا ہے۔ انسان کا آج اور کل برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ جس کا آج اور کل اس لحاظ سے کہ نیکی میں ترقی کی ہے برابر ہو گیا وہ گھاٹے میں ہے۔ انسان اگر خدا کو ماننے والا اور اسی پر کامل ایمان رکھنے والا ہو تو کبھی ضائع نہیں کیا جاتا بلکہ اس ایک کی خاطر لاکھوں جانیں بچائی جاتی ہیں۔

ایک شخص جو اولیاء اللہ میں سے تھے ان کا ذکر ہے کہ وہ جہاز میں سوار تھے۔ سمندر میں طوفان آگیا۔ قریب تھا کہ جہاز غرق ہو جاتا۔ اس کی دعا سے بچا لیا گیا اور دعا کے وقت اس کو الہام ہوا کہ تیری خاطر ہم نے سب کو بچا لیا۔ مگر یہ باتیں نرا زبانی جمع خرچ کرنے سے حاصل نہیں ہوتیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 455)

مکرم نصر اللہ خان ملہی صاحب

مربی سلسلہ وفات پاگئے

احباب جماعت کو نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے مخلص اور فدائی خادم مکرم نصر اللہ خان ملہی صاحب مربی سلسلہ G-10 اسلام آباد ابن مکرم چوہدری حمید اللہ خادم ملہی صاحب دارالنصر غربی ربوہ مورخہ 28 جولائی 2004ء بروز بدھ صبح ساڑھے نو بجے ایک نامعلوم حادثے میں انتقال کر گئے۔ آپ 10 نومبر 1969ء کو پیدا ہوئے۔ 1989ء میں جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہو کر پاکستان کے مختلف اضلاع میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اسلام آباد سے فارسی زبان میں مہارت حاصل کرنے کے بعد تاشقند روس مقامی زبان سیکھنے کیلئے تشریف لے گئے۔ آپ کو ایم اے اردو ملی ہونے کی بھی سعادت حاصل تھی۔ آپ مولانا محمد شفیع اشرف صاحب مرحوم سابق ناظر امور عامہ کے بھانجے تھے۔ مورخہ 28 جولائی کو شام 4:00 بجے احمدیہ بیت الذکر F7-3 میں مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ ضلع اسلام آباد نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اسی روز ساڑھے نو بجے رات میت ربوہ پہنچی۔ مورخہ 29 جولائی کو بعد نماز فجر بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کرائی۔

آپ بہت محنتی، فرمانبردار، پرجوش داعی الی اللہ مقرر اور علمی مزاج رکھنے والے مربی سلسلہ تھے۔ آپ کے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ امۃ النور صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب وینس دارالیمن وسطی حال جرمنی کے علاوہ 4 بچے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔ ادیبہ نصر۔ عمر 6 سال، اریقہ نصر۔ عمر 5 سال، امۃ الباری طوبیٰ۔ عمر 2 سال، حسان احمد جاذب ملہی۔ عمر 8 ماہ

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور ان کی اہلیہ، بچوں اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

131

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

بیماروں کو دعوت الی اللہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

بیماروں پر حق وصداقت کا اثر بہت جلدی ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود سے ایک طبیب نے پوچھا میں کیا خدمت دین کروں تو آپ نے فرمایا آپ بیماروں کو (دعوت الی اللہ) کیا کریں کہ یہ بہت اچھا موقع ہوتا ہے کیونکہ بیمار کا دل نرم ہوتا ہے۔

(انوار العلوم جلد 13 ص 338)

ہمسایوں سے حسن سلوک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''ہمسائیگی کے حقوق کا مضمون بہت ہی اہم ہے میں نے پچھلی دفعہ بھی نصیحت کی تھی کہ یورپ میں بھی اگر آپ نے (دعوت الی اللہ) کرنی ہو تو ہمسائیگی کے حقوق کے ذریعہ یہ سفر شروع کریں۔ کئی دفعہ انسان سامنے نہ آئے تو زیادہ بہتر ہوتا ہے ایک تحفہ بھیج دے اور پھر تحفہ بھیج دے یہاں تک لینے والے کے دل میں کرید ہو کہ یہ ہے کون جو مجھ سے بار بار اس طرح کا سلوک کر رہا ہے آپ اس کی تلاش کو نہیں نکلیں گے۔ وہ آپ کو تلاش کو نکلے گا۔ اسی طرح یہ جو ظاہری نعمت ہے یہ ایک باطنی نعمت میں تبدیل ہونے لگ جائے گی آپ محض ظاہری تحائف ہی نہیں دیں گے بلکہ روحانی تحائف کے لئے اس کے دل کو قبولیت کے لئے آمادہ کر دیں گے۔ پس نیک ہمسائیگی ایک بہت ہی بڑا خلق ہے اور اس کو اختیار کرنے سے انسان کئی قسم کی بدیوں سے بچ سکتا ہے اور کئی قسم کی نعمتوں کو پا لیتا ہے''.........

مجھے جرمنی سے ایک خاتون نے خط لکھا جن کے ہمسایوں سے بہت اچھے قریبی مراسم مضبوط ہونے لگ گئے۔ قرار پا گئے۔ اور اس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی کہ ایک موقع پر کوئی چیز انہوں نے پکائی تو اپنے ہمسائے کو بھجوا دی یہ کہہ کر ہمارا پاکستانی طرز کا کھانا ہے میں نے سوچا آپ کو بھی کھلائیں۔ اتنا متاثر ہوا وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایسے واقعات بھی اس دنیا میں ہو سکتے ہیں یہ خود گھر پر چل کر شکریہ ادا کرنے کے لئے آیا اور پھر دعوت الی اللہ کی ساری باتیں سنیں۔ دلچسپی لی اور کتابیں مانگیں اور اب پورا دعوت الی اللہ کا سلسلہ اس کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔ (الفضل 25 جولائی 2001ء)

دعا کی برکت سے ہدایت

حضرت پیر محمد عبداللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ

میں 1904ء میں یہاں آیا اور 1905ء میں بیعت کی۔ پہلے سلسلہ کا سخت مخالف تھا۔ پورے نو ماہ مخالفت کی۔ کسی نے کہا کہ چالیس دن دعا کرو تو تمہیں ہدایت مل جائے گی۔ چنانچہ میں نے باقاعدہ نمازیں پڑھنی شروع کر دیں اور دعا بھی کرتا رہا۔ اسی اثناء میں ایک دفعہ میں نے عصر کے وقت غنودگی کی حالت میں دیکھا کہ حکیم عبدالرحمن صاحب کاغانی (جو ان دنوں میری طرح طب کا علم سیکھ رہے تھے) میرے سامنے کشف کی حالت میں آ گئے۔ ان کے ہاتھ میں ایک مسواک ہے وہ مجھے دے کر کہتے ہیں کہ مولوی نورالدین صاحب نے آپ کو یہ مسواک دی ہے۔ ہم تو اتنی مدت سے بیٹھے ہیں ہمیں تو انہوں نے مسواک نہیں دی اور آپ کو انہوں نے یہ مسواک دی ہے۔ مسواک لینا تھا کہ نظارہ بدل گیا۔ نہ کاغانی صاحب نظر آئے اور نہ ہی مسواک ہاتھ میں رہی۔ اس وقت میں خلیفہ اول کے مطب کے جنوبی جانب کی کوٹھڑی میں بیٹھا ہوا تھا جب کہ یہ نظارہ دیکھا۔ عصر کے وقت یہ دیکھ کر دل میں ایک شگفتگی پیدا ہوئی۔ اس اثناء میں دعا کرتا رہا۔ ایک رات کیا دیکھتا ہوں کہ میں حضرت خلیفہ اول کے مطب میں ایک جگہ بیٹھا ہوا ہوں حضرت مسیح موعود (اندر) مشرقی جانب اس جگہ منہ کر کے بیٹھے ہیں جہاں کہ حضرت خلیفہ اول مطب کیا کرتے تھے اور لوگ ان کے سامنے بیٹھا کرتے تھے۔ اس نظارہ میں حضرت خلیفہ اول نظر نہیں آئے چند اشخاص حضرت مسیح موعود کے گرد جمع ہیں۔ میں بھی ایک آدھ گز کے فاصلہ پر ہوں۔ میں کہہ رہا ہوں۔ مجھے کوئی نہیں پوچھتا۔ حضرت اقدس نے مجھے اپنے پاس بلا کر فرمایا۔ آپ میرے پاس کبھی آئے ہیں جو کہتے ہیں کہ مجھے کوئی نہیں پوچھتا۔ تو اس کے جواب میں میں نے عرض کیا کہ اب جو میں آ گیا ہوں، فرمایا اللہ فضل کر دے گا۔ یہ نظارہ دیکھ کر صبح دل بشاش بشاش تھا اور وہ تمام اعتراضات جو دل میں تھے۔ یکے بعد دیگرے مٹنے شروع ہوئے۔ حتی کہ پورے نو ماہ کے بعد میں نے 15 ستمبر 1905ء کو بیعت کر لی۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہنا چاہئے کہ صحیح معنوں میں میں دوبارہ پیدا ہوا۔

(رجسٹر روایات نمبر 14 صفحہ 259,258)

صبحِ نو

آ رہا ہے انقلاب تازہ شرق و غرب میں
رنگ نو افرنگ میں، چینی و جاپانی میں دیکھ!
حضرت ''مسرور'' کے الفاظ کی کرنیں عجیب!
صبح نو کی جھلکیاں تقریر نورانی میں دیکھ!
بن رہا ہے نوعِ انساں کے لئے اک سائباں
تانا بانا عاشقوں کی چاک دامانی میں دیکھ!
سب صنم ٹوٹے دلوں کے، بس گئی توحید واں
ایک آبادی نئی، اس تازہ ویرانی میں دیکھ!
قسمت اقوام کا مہدی سے ہے اب انتساب
کوکبِ تقدیر عالم اس کی پیشانی میں دیکھ!
''ایک'' کی خاطر بگاڑی سب جہاں سے لاجرم
رمز دانائی مری مستی و نادانی میں دیکھ!
حق کی خاطر مٹنے والے پا گئے ہیں زندگی
اک حیات جاوداں آ ہستی فانی میں دیکھ!
راج ہے لاکھوں دِلوں پر حضرتِ ''مسرور'' کا
فقر کا اعجاز اِس کے رنگ سُلطانی میں دیکھ!
آڑ میں تہذیب کی کیا کر رہے ہیں اہل غرب
ایک مخرج ظلمتوں کا ان کی تابانی میں دیکھ!
چارۂ بالشل سے ہر فرد پائے گا شفا
درد انسانی کا چارہ درد انسانی میں دیکھ!
کس قدر تسکیں فزا ہے یہ مرا طوفانِ شوق!
اک سکون جاودانی دل کی طغیانی میں دیکھ!
ہے ''اسیر راہ مولا'' اڑ رہا بر آسماں
دیکھ آزادی کا جوہر روح زندانی میں دیکھ!
شعر کیا اسلام کا؟ نالۂ فریاد و فغاں
شعر خوانی اس کی مضمر اشک افشانی میں دیکھ!

عبدالسلام اسلام

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

قسط اول

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے بچپن کے خودنوشت حالات

حضرت مصلح موعود کی تعلیم و تربیت کے غیر معمولی انداز، تعلیم، کھیل اور روزمرہ کے معمولات

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے اپنے کچھ ابتدائی حالات رقم فرمائے تھے جو الفضل 5 جنوری 1995ء کے شمارہ میں شائع ہوئے۔ یہ مضمون قارئین کی خدمت میں دوبارہ پیش کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

ماں کی گود میں

میری پیدائش کی تاریخ 9 مئی 1914ء ہے اور میرے والد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کا انتخاب برائے خلافت ثانیہ 14 مارچ 1914 کو ہوا خلافت کی مسند پر تشریف رکھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت کی وجہ سے میرے ابا جان حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے میرا نام مبارک احمد رکھا (اس کا ذکر ہماری بڑی پھوپھی جان حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے مجھ سے کیا تھا) قبل اس کے کہ میں اپنے بچپن کا کچھ ذکر کروں اپنی والدہ کا تعارف بھی ضروری سمجھتا ہوں۔

میری والدہ

میری والدہ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب جو حضرت مسیح موعود کے اولین ساتھیوں میں سے تھے کی بڑی بیٹی تھیں۔ میرے نانا جان لاہور کے ایک امیر اور معزز خاندان کے فرد تھے۔ حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے کے بعد ان کے خاندان نے ان سے قطع تعلق کر لیا تھا مگر آپ نے اس کی ذرہ بھر پرواہ نہ کی۔ اپنی آمد کا بیشتر حصہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بھجوا دیتے۔ حضرت مسیح موعود کے جان نثار خادم اور آپ سے غیر معمولی پیار کا رشتہ تھا۔ جب میرے والد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی شادی کا وقت آیا تو حضرت مسیح موعود نے میری والدہ کا انتخاب فرمایا۔ اس طرح میری والدہ حضرت مسیح موعود کی بہو بن کر دار مسیح موعود میں رونق افروز ہوئیں۔ حضرت مسیح موعود کو میری والدہ سے بے حد پیار تھا جس کا ذکر میری بڑی پھوپھی جان نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے متعدد مرتبہ مجھ سے کیا۔

نانا جان کا ذکر خیر

ابا جان کے خسر (میرے نانا جان) حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے وصال کے بعد حضرت ابا جان نے جلسہ سالانہ 1926ء کے دوسرے دن یعنی 27 دسمبر 1926ء کو جو تقریر فرمائی اس میں میرے نانا جان کے متعلق فرمایا:۔

اس دفعہ ہمارے سلسلہ میں سے چند دوست ہم سے جدا ہو گئے جن کے ساتھ بعض خصوصیات وابستہ تھیں۔ ان میں سے ایک ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود کو ایسے زمانہ میں قبول کیا جبکہ چاروں طرف مخالفت زوروں پر تھی اور پھر طالب علمی کے زمانہ میں قبول کیا اور مولویوں کے گھرانہ میں قبول کیا۔ آپ کا ایسے خاندان کے ساتھ تعلق تھا کہ جس کا یہ فرض سمجھا جاتا تھا کہ حضرت مسیح موعود سے دنیا کو روکیں۔ اور اس وقت ساری دنیا آپ کی مخالفت پر تلی ہوئی تھی۔ پس ان کا ایسے حالات میں حضرت مسیح موعود کو قبول کرنا ان کی بہت بڑی سعادت پر دلالت کرتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب پر مخالفت کا زمانہ ہی نہیں آیا۔ جب انہوں نے ایک دوست سے حضرت مسیح موعود کا دعویٰ سنا تو آپ نے سنتے ہی فرمایا کہ اتنے بڑے دعویٰ کا شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا اور آپ نے بہت جلد حضرت مسیح موعود کی بیعت کر لی۔ حضرت صاحب نے ان کا نام اپنے بارہ حواریوں میں لکھا ہے۔ اور ان کی مالی قربانیاں اس حد تک بڑھی ہوئی تھیں کہ حضرت صاحب نے ان کو تحریری سند دی کہ آپ نے سلسلہ کے لئے اس قدر مالی قربانی کی ہے کہ آئندہ آپ کو قربانی کی ضرورت نہیں۔

حضرت مسیح موعود کا وہ زمانہ مجھے یاد ہے جبکہ آپ پر مقدمہ گورداسپور میں ہو رہا تھا اور اس میں روپیہ کی ضرورت تھی۔ حضرت صاحب نے دوستوں میں تحریک بھیجی کہ چونکہ اخراجات بڑھ رہے ہیں۔ لنگر خانہ دو جگہ پر ہو گیا ہے ایک قادیان میں اور ایک یہاں گورداسپور میں۔ اس کے علاوہ اور مقدمہ پر خرچ ہو رہا ہے لہٰذا دوست امداد کی طرف توجہ کریں۔ جب حضرت صاحب کی تحریک ڈاکٹر صاحب کو پہنچی تو اتفاق ایسا ہوا کہ اسی دن ان کو تنخواہ قریباً 450 روپے ملی تھی وہ ساری کی ساری تنخواہ اسی وقت حضرت صاحب کی خدمت میں بھیج دی۔ ایک دوست نے سوال کیا کہ آپ کچھ گھر کی ضروریات کے لئے رکھ لیتے تو انہوں نے کہا خدا کا مسیح لکھتا ہے کہ دین کے لئے ضرورت ہے تو پھر اور کس کے لئے رکھ سکتا ہوں۔ غرض ڈاکٹر صاحب تو دین کے لئے قربانیوں میں اس قدر بڑھے ہوئے تھے کہ حضرت صاحب کو انہیں روکنے کی ضرورت محسوس ہوئی اور انہیں کہنا پڑا کہ اب آپ کو قربانی کی ضرورت نہیں۔

(انوار العلوم جلد 9 صفحہ 402)

یہ تھے میری امی جان کے والد جن کی بڑی بیٹی کو حضرت مسیح موعود نے اپنے بڑے بیٹے کی رفیقہ حیات کے لئے منتخب فرمایا۔ اس طرح میری والدہ حضرت مسیح موعود کی بڑی بہو بن کر دار حضرت مسیح موعود میں رونق افروز ہوئیں۔ یہ بھی لکھ دوں کہ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی اطلاع بخشی۔ جس کے بعد رشتہ طے ہوا۔ (رشتہ کے بابرکت ہونے کے الہام کے متعلق میری بڑی پھوپھی جان حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے ذکر کیا تھا)

الفضل کیلئے زیور کی قربانی

اس بارہ میں حضرت ابا جان کا اپنا بیان درج کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ

”میں بے مال و زر تھا۔ جان حاضر تھی مگر جو چیز میرے پاس نہ تھی وہ کہاں سے لاتا اس وقت سلسلہ کو ایک اخبار کی ضرورت تھی جو احمدیوں کے دلوں کو گرمائے۔ ان کی سستی کو جھاڑے۔ ان کی محبت کو ابھارے۔ ان کی ہمتوں کو بلند کرے اور یہ اخبار ثریا کے پاس ایک بلند مقام پر بیٹھا تھا۔ اس کی خواہش میرے لئے ایسی ہی تھی جیسے ثریا کی خواہش۔ نہ وہ ممکن تھی نہ یہ۔ آخر دل کی بے تابی رنگ لائی۔ امید بر آنے کی صورت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے میری بیوی کے دل میں مدد کی تحریک کی (۔) انہوں نے اس امر کو جانتے ہوئے کہ اخبار میں روپیہ لگانا ایسا ہی ہے جیسے کنوئیں میں پھینک دینا اور خصوصاً اس اخبار میں جس کا جاری کرنے والا محمود ہو۔ جو اس زمانہ میں شاید سب سے زیادہ مذموم تھا۔ اپنے دو زیور مجھے دیئے کہ میں ان کو فروخت کر کے اخبار جاری کروں۔ اس حسن سلوک نے نہ صرف مجھے ہاتھ دیئے جن سے میں دین کی خدمت کرنے کے قابل ہوا اور میرے لئے زندگی کا ایک نیا ورق الٹ دیا بلکہ ساری جماعت کی زندگی کے لئے بھی ایک بہت بڑا سبب پیدا کر دیا۔ میں حیران ہوتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ یہ سامان پیدا نہ کرتا تو میں کیا کرتا اور میرے لئے خدمت کا کون سا دروازہ کھولا جاتا اور جماعت میں روزمرہ بڑھنے والا فتنہ کس طرح دور کیا جا سکتا۔“

اخبار الفضل کے اجراء کے لئے اپنا زیور دینے والی میری والدہ حضرت محمودہ بیگم تھیں۔ جو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کی بیگم اور حضرت مسیح موعود کی بڑی بہو تھیں۔

باپ کے سایہ تلے

اب میں اپنے بچپن اور جوانی کے ابتدائی دور کے متعلق لکھ رہا ہوں جو بیشتر میری تعلیم و تربیت سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کی ابتداء اور اس کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے وصال کے بعد آپ کی زوجہ محترمہ میری دادی حضرت اماں جان بہت اداس رہنے لگی تھیں۔ آپ کی اولاد آپ کا دل بہلانے کی بہت کوشش کرتی مگر حضرت اماں جان پر غم اور اداسی کی شدت کم نہ ہوئی۔ آخر حضرت ابا جان نے اس کا علاج یوں فرمایا کہ ایک دن میرے بڑے بھائی مرزا ناصر احمد کا ہاتھ پکڑ کر حضرت اماں جان کے پاس لے گئے اور عرض کیا کہ ناصر احمد آج سے آپ کا بیٹا ہے آپ کے پاس ہی رہے گا اس کی والدہ کو بھی میں نے کہہ دیا ہے کہ اب تم نے ناصر احمد سے تعلق نہیں رکھنا اب یہ اماں جان کا بیٹا ہے۔ اس کا فوری اثر یہ ہوا کہ حضرت اماں جان کی اداسی دور ہو گئی۔ واضح رہے کہ ایک چھوٹی عمر کے بچے کو پالنا وقت لیتا ہے۔ توجہ چاہتا ہے۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس سے میری زندگی کا بابرکت دور شروع ہوتا ہے۔ ابا جان کی ساری توجہ میری طرف ہوئی اور میری زندگی کا ہر لمحہ ان کے زیر سایہ تربیت کا موجب بنا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کا نتیجہ ہے۔ اس جگہ یہ لکھنا ضروری ہے کہ ابا جان نے ہر سفر میں مجھے ساتھ رکھا والدہ ہمراہ ہوں یا نہ ہوں میں ہر سفر میں ساتھ رہا ہوں۔

تربیت کے چند واقعات

اب میں اپنی تربیت کے چند ایک واقعات کا ذکر کروں گا۔ ایک دن میرے ساتھ دو تین لڑکیاں صحن میں ایک گھریلو کھیل (آنکھ مچولی) کھیل رہی تھیں۔ مجھے کسی بات پر غصہ آیا اور میں نے ان میں سے ایک کے منہ پر طمانچہ مارا۔ عین اسی وقت ابا جان مغرب کی نماز پڑھا کر صحن میں داخل ہو رہے تھے۔ آپ نے مجھے طمانچہ مارتے ہوئے دیکھ لیا۔ سیدھے میرے پاس آئے مجھے پاس کھڑا کر کے اس لڑکی کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ مبارک نے تمہارے منہ پر طمانچہ مارا ہے تم

اس کے منہ پر اسی طرح طمانچہ مارو۔ وہ لڑکی اس کی جرأت نہ کرسکی بار بار کہنے کے باوجود اس نے میرے منہ پر طمانچہ نہیں مارا۔ اس کے بعد آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا تم کیا سمجھتے ہو کہ اس کا باپ نہیں اس لئے تم جو چاہو کر سکتے ہو۔ یاد رکھو کہ میں اس کا باپ ہوں۔ اگر تم نے آئندہ ایسی حرکت کی تو میں سزا دوں گا۔ (یہ ایک یتیم لڑکی تھی جس کو ابا جان نے اپنی کفالت میں لیا ہوا تھا) یتیموں سے حسن سلوک ان کی عزت اور احترام کا سبق تھا۔ جو میں کبھی نہیں بھولا۔ میری عمر اس وقت سات آٹھ سال کی تھی۔ یہ لکھتے ہوئے بھی وہ نظارہ مجھے یاد ہے۔

ابا جان کے ساتھ کھانا کھانا بھی تربیت اور اعلیٰ اخلاق کا موجب بنا۔ دسترخوان پر بیٹھتے ہوئے سب بچوں پر نظر رکھتے کہ جب ڈش سے کھانا نکالا ہے تو کیا اپنے سامنے والے حصہ سے نکالا ہے یا نہیں۔ لقمہ منہ میں ڈال کر منہ بند کر کے کھانا چبایا ہے یا نہیں کھاتے وقت منہ سے آواز تو نہیں نکلتی۔ کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ صابن سے دھوئے تھے یا نہیں۔ غرض کوئی پہلو بھی آپ کی نظر سے اوجھل نہ تھا۔ بعض دفعہ میں حیران ہوتا تھا کہ خود تو کھاتے ہوئے ڈاک بھی دیکھتے جاتے ہیں۔ خطوط پر نوٹ بھی لکھتے جاتے ہیں۔ کبھی کبھی لقمہ بھی منہ میں ڈالتے ہیں۔ نظر بھی نیچی ہوتی ہے۔ اس کے باوجود ہماری ہر حرکت پر بھی نظر ہے۔ بہت کم خوراک تھی۔ ایک دفعہ مجھے خیال آیا کہ آپ اتنا کم کھاتے ہیں۔ میں بھی کم کھانا کھایا کروں۔ میں نے آدھا پھلکا (پھلکا ہمارے گھروں میں بہت کم آٹے کی پتلی سی روٹی کو کہتے ہیں) کھانا شروع کیا۔ ایک دن مجھے فرمانے لگے میں ایک ماہ سے دیکھ رہا ہوں کہ تم بہت کم کھانا کھاتے ہو تمہارے لئے مناسب نہیں تم ابھی بچے ہو۔ تمہاری نشوونما کی عمر ہے اس عمر میں پیٹ بھر کر کھانا چاہئے۔ تھوڑا کھانا تمہارے قویٰ پر مضر اثر کرے گا۔ تمہارے پر بڑی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں۔ ان کو کیسے اٹھا سکو گے۔

ابتدائی تعلیم

تعلیم کی ابتداء پرائمری سکول سے شروع ہوئی۔ پہلی کلاس سے ہی سکول کے لئے گھوڑے پر سوار ہو کر جاتا تھا۔ ایک دن اسی طرح گھوڑے پر سوار سکول جا رہا تھا۔ سکول سے چند گز کے فاصلہ پر ایک مکان زیر تعمیر تھا۔ جس کے لئے اینٹوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ لڑکوں نے گھوڑے کے سامنے اپنی تختیاں ہلا کر شور مچایا جس سے گھوڑا بدک گیا اور سرپٹ دوڑا عین اس جگہ جہاں اینٹیں تھیں گھوڑے نے یکلخت راستہ بدلا اور میں کاٹھی سے پھسل کر اینٹوں کے ڈھیر پر جا گرا اور بے ہوش ہو گیا۔ سر پر شدید چوٹیں آئیں۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا تھا کچھ نظر نہ آتا تھا۔ ابا جان نے بڑے ماموں جان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کو آدمی بھیج کر قادیان بلوایا۔ میں صحن میں ایک بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ کچھ نظر نہ آتا تھا۔ ابا جان نے ماموں جان سے پوچھا کہ کیا اس کی بینائی واپس آ جائے گی۔ ان کا جواب تھا کہ ابھی کچھ کہہ نہیں سکتے چند روز دوائیاں دے کر دیکھ لیتے ہیں۔ جب یہ گفتگو ہو رہی تھی اس وقت مجھے کچھ ہوش آ چکی تھی۔ یہ سن کر میں نے رونا شروع کر دیا۔ اس وقت ابا جان نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ گھبراؤ نہیں۔ شفا تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے چند دن بعد ہی میں صحتیاب ہو گیا۔ اس حادثہ کے بعد یہ نہیں ہوا کہ مجھے گھوڑے پر سوار ہو کر سکول جانے سے منع کر دیا ہو بلکہ پہلے کی طرح میں گھوڑے پر سوار ہو کر ہی سکول جاتا تھا تاکہ کسی قسم کی بزدلی پیدا نہ ہو کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

گرتے ہیں شہسوار ہی میدان جنگ میں
وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

ہائی سکول کی پرائمری کی چار کلاسیں مکمل کرنے کے بعد آپ نے مجھے مدرسہ احمدیہ میں داخل کروا دیا۔ مدرسہ احمدیہ میں انگریزی تعلیم نہ ہونے کے برابر تھی۔ ایک دن کھانے پر بیٹھے ہوئے انگریزی اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" پڑھتے ہوئے مجھے کہا کہ انگریزی زبان پر عبور بھی ضروری ہے۔ تم کو کھیلوں میں دلچسپی ہے آج سے تم مجھ سے اخبار لے لیا کرو اس کے جس صفحہ پر کھیلوں کی خبریں ہوتی ہیں۔ وہ پڑھنا شروع کرو اور پھر آہستہ آہستہ اخبار کی باقی خبریں بھی پڑھنی شروع کر دینا۔ مجھ سے ہر روز سوال کرتے تھے کہ آج کے اخبار میں کون کون سی کھیلوں کا ذکر ہے۔ اس کا کیا نتیجہ نکلا۔ کرکٹ کا میچ تھا تو کس نے زیادہ رنز بنائیں۔ کس بولر نے زیادہ وکٹیں لیں۔ ہاکی کے میچ میں کس کس نے گول کئے وغیرہ۔ چند ماہ میں ہی آپ کو تسلی ہو گئی کہ اخبار اچھی طرح پڑھ لیتا ہوں اور سمجھ لیتا ہوں۔

میری پسند کا خیال

ایک دن فرمانے لگے کہ تمہیں کون سی ناولیں پڑھنے کا شوق ہے۔ میں نے کہا جاسوسی کی۔ یہ سن کر آپ نے اپنے ذاتی لائبریرین جن کا نام یحییٰ خان صاحب تھا کو بلایا اور ان سے کہا کہ مبارک آپ سے اپنی پسند کی کتابیں لے آیا کرے گا اور پڑھ کر واپس کر دیا کرے گا۔ آپ کی لائبریری میں سب علوم کی کتب موجود تھیں۔ جوں جوں انگریزی زبان میں ترقی کرتا گیا۔ مختلف علوم کی کتب پڑھنی شروع کر دیں۔ میری پسند کے مضمون تاریخ، پولیٹیکل سائنس اور فلاسفی تھے۔

دریائے بیاس پر شکار

ہر سال جلسہ سالانہ کے بعد آپ دو اڑھائی ہفتہ کے لئے بیاس دریا پر شکار کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ جلسہ سالانہ کی معروفیات جو روزانہ 19 گھنٹے سے کم نہ ہوتی تھیں کا تقاضہ تھا کہ جلسہ کے بعد کچھ آرام اور صحت مند تفریح بھی ہو جائے۔ ایک دن آپ کی طبیعت کچھ خراب تھی۔ آپ نے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کو کہا کہ میں آج دریا پر نہ جا سکوں گا آپ مبارک کو شکار کے لئے لے جائیں۔ ہم دریا پر پہنچے کشتی میں سوار تھے کہ ہمارے اوپر سے دو "مگ" (بڑی مرغابی) اڑتے ہوئے جا رہے تھے۔ میں نے ڈاکٹر صاحب کو کہا کہ اگر آپ ان دونوں کو گرا لیں تو میں آپ کو ایک روپیہ انعام دوں گا۔ ڈاکٹر صاحب نے فائر کیا اور وہ دونوں نیچے آ گرے۔ شام کو واپس گھر آئے میں تو ایک روپیہ کا وعدہ بھول گیا تھا مگر ڈاکٹر صاحب بھولنے والے نہ تھے۔ دو تین دن کے بعد ابا جان کو کہا کہ میاں نے وعدہ کیا تھا کہ اگر میں فائر گرا لوں تو مجھے ایک روپیہ انعام دیں گے۔ انہوں نے ابھی تک مجھے روپیہ نہیں دیا جب آپ گھر کے اندر تشریف لائے تو مجھے بلا کر فرمایا کہ تم نے ڈاکٹر صاحب سے جو وعدہ کیا تھا پورا نہیں کیا۔ یہ جائز نہیں۔ یا وعدہ نہ کرو یا پھر اس کو پورا کرو۔ اسی وقت اپنی جیب سے ایک روپیہ نکال کر مجھے دیا کہ ابھی جا کر ڈاکٹر صاحب کو یہ دے دو۔

سفر میں ساتھ ساتھ

جیسا کہ شروع میں ہی لکھ چکا ہوں کہ ابا جان نے ہر سفر میں مجھے اپنے ساتھ رکھا تھا۔ مولوی فاضل کے امتحان مارچ میں ہوتے تھے۔ میں نے امتحان دینا تھا اور مجھے خوف تھا کہ کہیں مجھے......شکار پر ساتھ نہ لے جائیں۔ امتحان قریب ہے اس طرح امتحان کی تیاری پر برا اثر پڑے گا۔ آپ نے مجھے ساتھ جانے کے لئے نہیں کہا۔ مجھے تسلی ہو گئی۔ لیکن آپ نے پھیروچیچی (ایک گاؤں تھا جو تقریباً سارے کا سارا احمدیوں کا تھا۔ ابا جان اور قافلہ کی رہائش کے لئے ان دنوں سکول کو بند کر دیا جاتا تھا اور وہیں کچے کمروں میں آپ کا اور گھر والوں کا قیام ہوتا تھا) پہنچنے کے دوسرے روز ہی ایک ملازم کے ہاتھ خط بھجوایا۔ میں نے کھولا تو اس میں لکھا تھا کہ میں تمہارے لئے تانگہ بھجوا رہا ہوں۔ پہریدار بھی ساتھ ہو گا تم فوراً روانہ ہو جانا۔ یہ پڑھ کر مجھے بڑی پریشانی ہوئی کہ امتحان قریب ہے۔ شکار پر بلا رہے ہیں۔ میرے امتحان پر برا اثر پڑے گا۔ بہرحال حکم تھا تعمیل تو کرنی ہی تھی۔ میں نے اپنے بکس میں ضروری کتب رکھ لیں۔ ہم پھیروچیچی شام کے وقت پہنچے۔ میں اندر گیا سلام کیا تو مجھے دیکھ کر پہچان گئے کہ ان دنوں مجھے بلانا اس کو اچھا نہیں لگا۔ ابھی میں کھڑا ہی تھا کہ فرمانے لگے چلو میں تمہیں تمہارا خیمہ دکھا دوں۔ جہاں تم نے قیام کرنا ہے۔ خیمہ کا پردہ اٹھا کر مجھے کہا کہ دیکھ لو کوئی چیز رہ تو نہیں گئی؟ سب کچھ تھا پلنگ پر مکمل بستر بچھا ہوا تھا اور ایک میز ایک کرسی۔ مٹی کے تیل کا وہ لیمپ جس میں دو بتیاں ہوتی ہیں۔ انگیٹھی جس میں کوئلے دھک رہے تھے۔ گویا سب آرام کے سامان موجود تھے۔ یہ دکھا کر آپ واپس تشریف لے گئے۔ مجھے تسلی ہو گئی کہ کوئی فکر نہیں آرام سے میں امتحان کی تیاری کر سکوں گا۔ رات اڑھائی بجے تک میں پڑھتا رہا۔ صبح نماز کے لئے جگانے کے لئے عبدالاحد خان صاحب آئے۔ نماز سے فارغ ہو کر ناشتہ کیا۔ ناشتہ ختم کرنے کے بعد فرمایا کہ اب شکار کے کپڑے پہن لو شکار پر جانا ہے۔ دریا پر شکار کے لئے ایک چھوٹی کشتی جس میں دو یا زیادہ سے زیادہ تین آدمی بیٹھ سکتے تھے۔ یہ شکاریوں کے لئے خاص طور پر بنوائی جاتی تھی۔ ابا جان کے ساتھ میں اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بیٹھے۔ میں تو کشتی میں لیٹ کر سو گیا۔ جب دریا میں بیٹھی ہوئی مرغابیاں فائرنگ رینج میں آ گئیں تو ڈاکٹر صاحب نے مجھے جگانے کی کوشش کی تو ابا جان نے فرمایا کہ ساری رات پڑھتا رہا ہے اس کو نہ جگائیں۔ ظاہر ہے جو خود بھی رات کا بیشتر حصہ جاگتا رہا ہو وہی کہہ سکتا تھا۔ دراصل ابا جان رات کو دفتری کام کرتے تھے ڈاک قادیان سے روزانہ آتی تھی۔ دن کو اگر شکار کے لئے تشریف لے جاتے تو رات کا بیشتر حصہ جماعتی کام میں صرف ہوتا۔

اندھیری سرنگ

نذیر ناجی اپنے کالم میں لکھتے ہیں۔

جب ایک بار آدمی ملاؤں کے گھیرے میں آ جاتا ہے تو پھر اس پر عقلی و منطقی راستے بند ہو جاتے ہیں اور وہ ایک ایسی سرنگ میں داخل ہو جاتا ہے، جس میں اندھیرے کا سفر کرتے کرتے اس کی زندگی گزر جاتی ہے لیکن روشنی دیکھنا نصیب نہیں ہوتی، ہماری قوم کے ساتھ بھی تو یہی ہوا، پاکستان حاصل کرتے ہی ہم کسی انجانے خوف کے تحت اندھیری سرنگ میں داخل ہوئے اور 57 برس گزر جانے کے بعد بھی دور دور تک روشنی کی کرن دکھائی نہیں دے رہی۔

مجھے ایسے مواقع پر الطاف گوہر مرحوم کا سنایا ہوا یہ قصہ یاد آ جاتا ہے، انہوں نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ جب ہم پاکستان کے لئے کرنسی کے ڈیزائن منتخب کر رہے تھے تو ملاؤں نے شور مچا دیا کہ ہمارے سکوں اور نوٹوں پر تصویر نہیں ہونا چاہئے، حالانکہ ہم نے بیشتر مذہبی سیاستدانوں کو شکست دے کر پاکستان حاصل کیا تھا لیکن خدا جانے ہم کیوں ان سے ڈر رہے تھے؟ اور سوچنے لگے تھے کہ سکے اور نوٹ تصویر کے بغیر ہی جاری کئے جائیں، الطاف گوہر نے بتایا کہ میں خود بھی اس خوف میں مبتلا تھا لیکن اس وقت کی سیاسی قیادت جرات مند تھی اور ہمارے بعض سینئر ساتھی بھی ملاؤں کی دھمکیوں میں آنے سے انکاری تھے، چنانچہ ان کی مخالفت کے باوجود، قائداعظمؒ کی تصویر چھاپنے کا فیصلہ کر لیا گیا، جب یہ نوٹ مارکیٹ میں آئے تو انہیں حاصل اور جمع کرنے کی دوڑ میں یہی ملا حضرات سب سے آگے تھے، آج بھی صورت حال یہی ہے جتنے شوق سے ملا حضرات ان نوٹوں پر جھپٹتے ہیں، شاید ہی کوئی دوسرا ایسا کرتا ہو؟.........

وہ کون سا سچا، دردمند اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنے والا لیڈر ہے، جسے ملاؤں نے کافر ہونے کا اعزاز نہیں بخشا؟ اقبال کو ان لوگوں نے کافر کہا اور بعض نے تو ان پر احمدی ہونے کا الزام بھی لگایا۔

(روزنامہ جنگ 3 جولائی 2004ء)

ہومیو ڈاکٹر مقبول احمد صدیقی صاحب

ہومیو پیتھک طریق علاج کی بعض نمایاں خصوصیات

ہومیو پیتھک طریقہ علاج اپنی بعض خوبیوں کی وجہ سے دیگر طریقوں سے نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا استعمال، حجم، قیمت اور زود اثر ہونے کے علاوہ اس میں اور کئی خصوصیات ہیں۔ تاہم ہر بیماری کیلئے اس طریق کو حتمی بھی نہیں کہا جا سکتا۔ اس لئے مضر اثرات سے بچتے ہوئے جس طریقہ علاج سے شفاء عطا ہو جائے اس کا استعمال کرنا چاہئے۔ ہومیو پیتھک طریقہ علاج کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

1۔ ہومیو پیتھی کی بنیاد علاج بالمثل یعنی قانون مماثلت کے قدرتی اصول پر ہے۔

2۔ اس طریقہ علاج میں ادویہ بہت ہی نامعلوم سی مقدار اور غیر مادی صورت میں استعمال ہوتی ہیں۔ چنانچہ ہومیو پیتھی کو روحانی طریقہ علاج بھی کہا جاتا ہے۔

3۔ یہ بالمثل غیر مادی ادویہ بھی مفرد حالت میں استعمال کی جاتی ہیں۔

4۔ مفرد دوا کو بھی کم سے کم دہرایا جاتا ہے۔ بعض اہم اور بڑے امراض میں صرف ایک خوراک ہی مکمل شفایابی اور صحت کی بحالی کا باعث بن سکتی ہے۔

5۔ یہ ضمنی بداثرات یعنی سائیڈ ایفیکٹس سے پاک طریقہ علاج ہے۔ صحیح تجویز کردہ بالمثل دوا مفرد حالت میں اور وہ بھی کم سے کم استعمال ہونے کی وجہ سے بداثرات سے قطعی طور پر پاک اور مبرا ہوتی ہے۔

6۔ ہومیو پیتھک ادویہ صحت مند انسانوں پر ٹیسٹ کی جاتی ہیں۔

7۔ ہومیو پیتھک ادویہ انسانوں کیلئے زیادہ بہتر اور مفید ہوتی ہیں۔ اس لئے بھی کہ ان ادویہ کی آزمائش (یعنی پروونگ) انسانوں پر ہی کی جاتی ہے اور چونکہ انسانوں پر ہی ادویہ ٹیسٹ ہوتی ہیں لہٰذا ان ادویہ کے استعمال سے جسم انسانی میں پیدا ہونے والی ظاہری اور مادی تبدیلیوں اور علامات کو نوٹ کیا جاتا ہے۔

8۔ انسان کیلئے نہایت فٹ اور موزوں اس طریق علاج میں انسان کی نفسیات، اس کے احساسات، خیالات اور جذبات کو بھرپور مدنظر رکھا جاتا ہے۔ ہر مریض کو اس کے مزاج کے مطابق دوا دی جاتی ہے۔ غصے والے مریض کو علیحدہ اور نرم مزاج مریض کو علیحدہ علیحدہ ڈیل کیا جاتا ہے اس کے علاوہ غم، غصہ، حسد، نفرت، ٹینشن نیز مختلف قسم کے وہموں اور شکوک وشبہات اور نفسیات اور روحانی کیفیات پر یہ طریق خوب گہرا اثر کرتا ہے۔ خوب گہری بری عادات اور نشوں پر تو اس کے اثرات لاجواب ہیں۔ یہ محض ہومیو پیتھی کی خوبی ہے کہ یہ مریض کی گویا پوری شخصیت کو بدلا کے رکھ سکتی ہے۔

9۔ ہومیو پیتھی میں مفرد دوا مریض کی مجموعی علامات پر دی جاتی ہے۔ جبکہ دیگر طریقوں میں انفرادی علامات پر علیحدہ علیحدہ ادویہ دی جاتی ہیں۔

10۔ مجموعی علامات پر چونکہ ایک ہی دوا دی جاتی ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ ایک ہی دوا سینکڑوں امراض پر حاوی ہوتی ہے۔ سر سے لے کر پاؤں تک روح و جسم کی مناسبت سے صرف ایک ہی دوا مرض کے خاتمہ کیلئے کافی ہوتی ہے چاہے مریض کو بیسیوں امراض ہی کیوں نہ لاحق ہوں۔ اس کے برعکس دیگر طریقہ ہائے علاج میں سر کی ادویہ علیحدہ ہوتی ہیں، آنکھ کی علیحدہ اور گردوں کی علیحدہ۔ اسی طرح امراض کے نام پر ادویہ دی جاتی ہیں۔ شوگر کی علیحدہ ادویہ، بلڈ پریشر یا کینسر کی ادویہ بالکل علیحدہ ہوتی ہیں۔

11۔ روح و جسم پر اثر کرنے والا یہ طریقہ علاج چونکہ سر سے لے کر پاؤں تک ہر جگہ اور ہر عضو اور ہر مرض پر اثر کرتا ہے لہٰذا اس طریقہ علاج سے مستقل شفا حاصل ہو جاتی ہے اور مرض جڑ سے ختم ہو جاتا ہے اور عود کر نہیں آتا۔

12۔ ہومیو پیتھک ادویہ کے ذائقے بدمزہ نہیں ہوتے، کڑوے یا کھٹے نہیں ہوتے لہٰذا ہر کوئی انہیں آسانی سے استعمال کر سکتا ہے۔ بچے تو میٹھی گولیوں کے دیوانے ہوتے ہیں۔

13۔ ہومیو پیتھک پوٹینسیوں کو آپ اپنی مرضی سے کسی بھی طریق سے استعمال کر سکتے ہیں۔ مائع کی صورت میں یا گولیوں کی صورت (میٹھی یا پھیکی کسی بھی قسم کی) یا پاؤڈر میں ڈال کر یا کیپسول میں بھر کر غرض آپ کسی بھی صورت میں انہیں استعمال کر سکتے ہیں یا کروا سکتے ہیں۔ سونگھ کر بھی ہومیو ادویہ اثر کر جاتی ہیں۔ تاہم بہتر یہی ہے کہ دوا منہ میں ڈالی جائے۔ شوگر یا بلڈ پریشر کے مریض بآسانی اپنا طریق اختیار کر سکتے ہیں۔

14۔ ہومیو ادویہ زبان پر رکھتے ہی اثر کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ معدے میں جانا ضروری نہیں۔ مریض بے ہوش ہو تو دوا کے ایک دو قطرے محض زبان پر ڈال دیں یا صرف ہونٹوں پر لگا دیں دوا اثر کرنا شروع ہو جائے گی۔

15۔ ہومیو ادویہ بے رنگ اور بے ذائقہ ہوتی ہیں لہٰذا وہمی اور شکی مزاج مریضوں کو جو دوا استعمال کرنے سے انکاری ہوں انہیں بغیر بتائے پانی میں ڈال کر دوا دی جا سکتی ہے مریض محض پانی سمجھ کر پیئے گا اور دوا اثر کر جائے گی۔

16۔ ہومیو ادویہ بآسانی کہیں بھی استعمال کی جا سکتی ہیں ان کیلئے پانی کے گلاس کی ضرورت بھی نہیں پڑتی۔

17۔ ہومیو ادویہ میں انجکشن نہیں ہوتے لہٰذا بچے بلا خوف بلکہ مزے سے ہومیو ادویہ استعمال کرتے ہیں۔ اس کے برعکس انجکشن سے وہ خوف کھاتے ہیں۔

18۔ ہومیو پیتھک ادویہ مریض خود بھی استعمال کر سکتا ہے اس کے برعکس انجکشن لگانے کیلئے کسی دوسرے ماہر شخص کی ضرورت پڑتی ہے۔ آکو پنکچر میں بھی سوئیاں لگانے کیلئے ڈاکٹر کا سہارا ناگزیر ہوتا ہے۔

19۔ ہومیو ادویہ بے حد کم جگہ گھیرتی ہیں ایک ہی بکس میں سینکڑوں ادویہ رکھی جا سکتی ہیں۔ مسعود ہومیو پیتھک کمپنی لاہور نے ایک [illegible] تیار کیا ہے جو آسانی سے جیب میں رکھا جا سکتا ہے۔ اس میں 32 ادویہ رکھی ہوئی ہیں۔

20۔ ہومیو پیتھک ادویہ کو رکھنے کیلئے فریج وغیرہ کی قطعی ضرورت نہیں ہوتی اس کے برعکس ایلو پیتھک طریقہ ہائے علاج میں بعض ادویہ یا انجکشن ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو رکھنے کیلئے فریج کی ضرورت پڑتی ہے۔

21۔ ہومیو پیتھک ادویہ سالہا سال تک Expire نہیں ہوتیں۔ ان کی Expiry کی کوئی مدت نہیں ہوتی۔

22۔ ہومیو پیتھک ادویہ سستی ہوتی ہیں امیر اور غریب ہر کوئی اسے خرید سکتا ہے۔

23۔ ہومیو پیتھک دوا کے ایک قطرے کو آپ ڈسٹلڈ واٹر یا ہومیو پیتھک ڈائلیوشن میں ڈال کر سینکڑوں بلکہ ہزاروں مریضوں میں بانٹ سکتے ہیں۔

پس ثابت ہوا کہ یہ طریق علاج سستا طریق علاج ہے۔

24۔ ہومیو پیتھک ادویہ کی قیمتوں میں ایک ترتیب پائی جاتی ہے۔ کسی بھی کمپنی کی 30 پوٹینسی کی ادویہ کی قیمتیں ایک جیسی ہوں گی۔ 200 طاقت کی ادویہ کی قیمتیں ایک جیسی جبکہ ایک لاکھ طاقت ادویہ کی قیمتیں بھی ایک جیسی ہوں گی۔ مثلاً اگر ایک کمپنی کی سلفر 30 (10ml) کی قیمت 20 روپے ہوگی تو اس کمپنی کی نکس وامیکا 30 کی قیمت بھی 20 روپے ہی ہوگی۔ پلسٹیلا 30، کاربوویج 30 الغرض تمام 30 طاقت کی ادویہ کی قیمت 20 روپے ہوگی۔ اسی طرح تمام 200 طاقت کی ادویہ کی قیمتیں بھی ایک جیسی ہوں گی۔

25۔ ہومیو پیتھک خدمت خلق کا بہترین ذریعہ ہے۔ معمولی طاقت اور استطاعت رکھنے والا انسان بھی حتیٰ کہ ایک غریب آدمی بھی محض چند روپوں سے سینکڑوں مریضوں کا علاج کر سکتا ہے۔

26۔ ہومیو پیتھک چونکہ روحانی اور سستا ترین طریق علاج ہے اس لئے اس میں امیر اور غریب ہر طرح کے مریض کو ایک ہی کوالٹی اور ایک ہی Standard کی ادویہ پڑیوں یا گولیوں میں ڈال کر دی جاتی ہیں۔

27۔ ہومیو پیتھک ادویہ سے بے شمار آپریشن والے عوارض محض خوردنی ادویہ کے استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں اور مریض آپریشن کی صعوبت اور بڑے اخراجات سے بچ جاتا ہے۔

جنگِ روس و جاپان

بیسویں صدی کا آفتاب طلوع ہوتے ہی چشم فلک نے براعظم ایشیا کو آگ اور خون کے دریا سے گزرتے دیکھا۔ یہاں دو ریاستوں، روس اور جاپان کے مابین علاقائی استحقاق کا تنازعہ اتنی شدت اختیار کر گیا کہ انسان کی حیوانیت سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں ہم جنس انسانوں کے قتل عام سے بھی مطمئن نہ ہوئی بلکہ ظلم کے ایسے تباہ کن مظاہرے کئے گئے کہ تاریخ زمین دہشت زدہ ہوگئی اور آسمان نے خون کے آنسو بہائے۔ درحقیقت روس اور جاپان کے مابین یہ جنگ کوریا اور منچوریا پر استحقاق کے تنازعہ سے شروع ہوئی۔

1898ء میں روس بندرگاہ آرتھر (موجودہ بندرگاہ لوشن) کو پٹے پر حاصل کر چکا تھا اور اب اس کی نگاہ جزیرہ نما لیاؤ تنگ پر گڑی ہوئی تھی، جو منچوریا کے جنوب میں واقع ہے۔ اپنے عزائم کی تکمیل کے لئے روس نے چین سے جاپان کے خلاف دفاعی اتحاد کی تیاریاں بھی شروع کر دیں، تاکہ ممکنہ ضرورت کے وقت یہ اتحاد کام آ سکے۔

یہ وہ وقت تھا جب روس اپنی واحد سمندری بندرگاہ ولاڈی ووسٹوک کو اپنی ضروریات کے لئے ناکافی سمجھتا تھا اور منچوریا پر قبضے کے خواب دیکھ رہا تھا، چنانچہ اس نے سائبیریا کی سرحد سے منچوریا کے قریب فوجوں کا اجتماع شروع کر دیا اور 8 فروری 1904ء کو جاپانی افواج کے بندرگاہ آرتھر پر حملے کے سبب سرحدی جھڑپیں باقاعدہ جنگ میں بدل گئیں۔ جنگ میں جاپان کا پلہ بھاری رہا، اور اس کی بحری قوت نے کلیدی کردار ادا کیا۔

کافی جنگ کے بعد روسی فوج کے کمانڈر جنرل اے این کوروپٹکن نے جنگ بندی کی پیش کش کی۔ اس جنگ میں تقریباً نوے ہزار روسی اور پچھتر ہزار جاپانی فوجی اور شہری ہلاک ہوئے۔ امریکی صدر تھیوڈور روزویلٹ نے ثالث کا کردار ادا کرتے ہوئے امن مذاکرات کی پیش کش کی جسے فریقین نے قبول کر لیا، امن معاہدے میں طے پایا کہ جزیرہ نما لیاؤ تنگ اور بندرگاہ آرتھر پر جاپان کا کنٹرول رہے گا۔ یہ ہی نہیں، بلکہ جنوبی منچوریا کے کچھ علاقے اور جزیرہ سخالین کے نصف حصے پر بھی جاپان کا استحقاق تسلیم کر لیا گیا۔ تاہم بعد میں عوامی ردعمل اور بین الاقوامی دباؤ کے تحت فریقین منچوریا کا علاقہ چین کی تحویل میں دینے پر رضامند ہو گئے۔

ابن ابی رجال (1040ء)

آپ کی پیدائش قرطبہ کے بین الاقوامی شہر میں ہوئی آپ نے اسٹرالوجی کے موضوع پر ایک کتاب البارع فی احکام النجوم لکھی جس کا ترجمہ کاسٹیلین اور لاطینی زبانوں میں کیا گیا۔

ہوائی جہاز کیسے اڑتا ہے

آپ کسی نامکن کے پائپ کو پانی کی ٹونٹی کے ساتھ جوڑ کر اس کے ذریعہ پانی ادھر ادھر لے جاتے ہیں۔ جب آپ اس کے سرے کو دو انگلیوں میں دبا کر سوراخ چھوٹا کر دیتے ہیں تو پانی میں پریشر بڑھ جاتا ہے اور وہ دور تک جانے لگتا ہے۔ لیکن اس پریشر بڑھنے کیساتھ ہی پانی کی مقدار میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ یہی اصول ہوا کے چلنے میں بھی کام کرتا ہے۔ آپ کاغذ کی ایک شیٹ کو ہاتھ میں پکڑی ہوئی پنسل جس کو آپ نے ایک سرے سے تھام کر آگے کی طرف بڑھا رکھا ہو پر اس طرح رکھیں کہ وہ پنسل پر نیچے کی طرف لٹک رہی ہو۔ اب آپ اوپر کی طرف سے آہستہ سے کاغذ پر پھونک ماریں۔ اس کے نتیجہ میں پھونک والی جگہ پر ہوا کی رفتار بڑھ جانے سے یہاں ہوا کے پریشر میں کمی واقع ہو جائے گی جب کہ نچلی جانب کا پریشر اس سے زیادہ ہوگا تو اس کے نتیجہ میں کاغذ کی شیٹ ذرا سی اوپر کی طرف اٹھے گی۔ بس یہ ہے وہ کمزور سا قانون قدرت جس کے بل پر جمبو جیٹ ہوائی جہاز 500 مسافروں کو لے کر 600 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ہزاروں میل کا فاصلہ طے کرتا پھرتا ہے جب کہ پروں کی ساخت اور جہاز کے جسم کی ساخت کی تبدیلی کے ساتھ اس ہوا کے پریشر کو رفتار میں تیزی پیدا کرنے کے لئے استعمال کرتے ہوئے کنکورڈ سپر سانک ہوائی جہاز 1500 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے صرف تین گھنٹہ میں ہزاروں میل چوڑے بحر اوقیانوس کو عبور کر کے لندن سے نیویارک جا پہنچتا ہے۔ راز صرف اتنا سا ہے کہ ہوائی جہاز کے پروں کو اس طرح بنایا جاتا ہے کہ اوپر سے کچھ ابھرے ہوئے نیم گولائی کی صورت میں جب کہ نچلی جانب سے بالکل چپٹے ہوتے ہیں۔ جب ہوائی جہاز اپنے انجن کے زور پر پہیوں پر دوڑتا ہے تو سامنے سے ہوا تیزی کے ساتھ پیچھے کی طرف گزرتی ہے۔ پروں کی خصوصی ساخت کی وجہ سے پر کا اوپر کا حصہ نیم گولائی کی شکل میں ہونے کے باعث نچلی چپٹی سطح کی نسبت زیادہ رقبہ کا ہوتا ہے یعنی ہوا کو ایک ہی وقت میں نیچے کی نسبت اوپر کی سطح پر زیادہ فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے اوپر کی طرف ہوا کی رفتار نچلی جانب کی نسبت زیادہ تیز ہوتی ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے چھت کے پنکھے یا سائیکل کے پہیے کے گھومنے کی صورت میں مرکز میں رفتار کم ہوتی ہے اور باہر کی طرف زیادہ کیونکہ دو حصوں سے ایک ہی وقت میں چکر مکمل کرنا ہوتا ہے۔ اب پر کے اوپر کی جانب رفتار زیادہ تیز ہونے کی وجہ سے یہاں ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ نتیجۃً نچلی طرف کا زیادہ دباؤ پر کو اوپر کی جانب اٹھاتا ہے۔ یہ دباؤ کا فرق ابتدا میں انتہائی معمولی ہوتا ہے لیکن جہاز کے دوڑنے کی رفتار کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اس دباؤ میں مزید اضافہ کرتے کرتے نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ سینکڑوں ٹن کا وزن اٹھا کر جہاز اور ہیلی کاپٹر اڑتے پھرتے ہیں۔ اور دو ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار کے ساتھ 15 میل کی اونچائی تک پہنچ سکتے ہیں جہاں ہوا بہت زیادہ ہلکی اور لطیف ہونے کے باوجود ان کو سہارے رکھتی ہے۔ یہ سب کچھ انسان کے قوانین قدرت کا مطالعہ کر کے نتائج اخذ کرنے اور ان کو عملی طور پر استعمال کرنے کی صلاحیت کا نتیجہ ہے۔ ترقی یافتہ اقوام اور پسماندہ اقوام میں فرق انہیں قوانین قدرت میں دسترس حاصل کرنے کا فرق ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ ہمیں آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور ان میں کارفرما قوانین پر غور و فکر کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 37069 میں طاہرہ نسرین کھوکھر زوجہ شمشاد حسین کھوکھر قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وارڈ نمبر 4 گولارچی ضلع بدین سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 29-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی پونے 4 تولے۔ 2۔ حق مہر -/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ طاہرہ نسرین کھوکھر زوجہ شمشاد حسین کھوکھر وارڈ نمبر 4 گولارچی گواہ شد نمبر 1 عقیل احمد ولد فرید احمد گولارچی ضلع بدین گواہ شد نمبر 2 ایم ریاض احمد رضا وارڈ نمبر 4 گولارچی

مسل نمبر 37070 میں عبدالرحیم ولد بشارت احمد ثانی قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف نگر ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 29-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے سالانہ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالرحیم ولد بشارت احمد ثانی لطیف نگر ضلع میر پور خاص گواہ شد نمبر 1 قدیر احمد طاہر ولد بشیر احمد کریم نگر ضلع میر پور خاص گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد ثانی ولد محمد حسن لطیف نگر ضلع میر پور خاص

مسل نمبر 37071 میں طیبہ رحیم زوجہ عبدالرحیم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف نگر ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 29-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولے مالیتی -/18000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ طیبہ رحیم زوجہ عبدالرحیم لطیف نگر ضلع میر پور خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 عبدالرحیم خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 قدیر احمد طاہر ولد بشیر احمد لطیف نگر ضلع میر پور خاص

مسل نمبر 37072 میں امتہ الیاسمین بنت بشارت احمد ثانی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف نگر ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 29-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الیاسمین بنت بشارت احمد ثانی لطیف نگر ضلع میر پور خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 قدیر احمد طاہر ولد بشیر احمد کریم نگر فارم ضلع میر پور خاص سندھ گواہ شد نمبر 2 عبدالرحیم برادر موصیہ

مسل نمبر 37073 میں غلام نبی ولد مہر دین قوم کھوکھر پیشہ زمیندارہ عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف نگر ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 17-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین رقبہ 14/1 ایکڑ واقع گوٹھ شیر پور مالیتی -/350000 روپے۔ 2۔ میٹریل مکان مالیتی -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت کاشتکاری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد غلام نبی ولد مہر دین لطیف نگر ضلع میر پور خاص گواہ شد نمبر 1 قدیر احمد طاہر ولد بشیر احمد کریم نگر ضلع میر پور خاص گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد ثانی ولد چوہدری حسن محمد لطیف نگر ضلع میر پور خاص

مسل نمبر 37074 میں نورالعین بھٹی بنت عبدالرشید بھٹی قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حمید پورہ کالونی میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 1-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ

نورالعین بھٹی بنت عبدالرشید بھٹی میر پور خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 عبدالرشید بھٹی والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں ولد مولوی کرم الٰہی صاحب میر پور خاص سندھ

مسل نمبر 37076 میں مظہر مسعود ولد مسعود احمد قوم جاٹ پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 22-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مظہر مسعود ولد مسعود احمد میر پور خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 مسعود احمد والد موصی گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں ولد کرم الٰہی صاحب میر پور خاص سندھ

مسل نمبر 37077 میں منصورہ مصور بنت مصور احمد سدھو قوم سدھو پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 18-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی اڑھائی گرام مالیتی -/1925 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/380 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ منصورہ مصور بنت مصور احمد سدھو میر پور خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 مصور احمد سدھو والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں ولد کرم الٰہی صاحب میر پور خاص سندھ

درخواست دعا

○ مکرم لطیف احمد مصطفیٰ صاحب کارکن دفتر الفضل لکھتے ہیں کہ میرے والد مکرم چوہدری محمد شریف خالد صاحب ایڈووکیٹ (ربوہ) ڈیڑھ ماہ سے علیل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی مکمل صحت کی بحالی کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی حفاظت میں رکھے اور صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

پرامن مذہب

اسرار احمد کسانہ نیویارک سے لکھتے ہیں۔

گیارہ ستمبر کے حادثات کا اور کوئی نتیجہ برآمد ہوا ہو یا نہیں ایک نتیجہ ان کا یہ ضرور نکلا ہے کہ ساری دنیا کے مسلمان اسلام کے حوالے سے معذرت خواہانہ رویہ اپنائے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ''شکست خوردگی'' کے اس عالم میں ہر طرف سے صرف ایک ہی بازگشت سنائی دیتی ہے کہ اسلام ایک نہایت پر امن مذہب ہے۔ نظریۂ جہاد کو مختلف لباس پہنا کر اسے نہایت لطیف انداز سے دوسری جانب رکھ دیا جاتا ہے۔ ساری دنیا میں تقریباً تمام مسلم ممالک کی طرف سے یہی پالیسی اپنائی جا رہی ہے لیکن امریکہ میں کہ جہاں یہ حملے ہوئے تھے اس سوچ اور پالیسی کو مسلمانوں کی طرف سے زیادہ محسوس طریقے سے اپنایا گیا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ تو یہ ٹھہری کہ گیارہ ستمبر کے حملوں کے فوری بعد مسلمانوں کو ہدف قرار دیا گیا اور اسلام کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا تو آن ہی آن میں مسلمان ایک زبردست سپاٹ لائٹ کے نیچے آ گئے اور اس spotlight effect کے نتیجے میں فوری طور پر انہوں نے مدافعتی یا دفاعی پالیسی اختیار کرنے میں ہی عافیت جانی۔ جب ہر طرف سے اسلام اور مسلمانوں کو دہشت پسند، شدت پسند اور نہ جانے کن کن القابات سے نوازا جانے لگا تو مسلمانوں نے بحیثیت مجموعی اس کا مقابلہ (Confront) کرنے کے بجائے دفاعی پالیسی اپناتے ہوئے وقتی پسپائی اختیار کرنے کو بہتر سمجھا۔ امریکہ میں پوری مسلمان کمیونٹی احساس شکست و ریخت کا شکار تھی۔ ان حالات میں مختلف سطحوں پر چند مسلمانوں کی طرف سے اسلام کا ایک اور ناقابل قبول چہرہ پیش کرنے کی کوششیں شروع ہوئیں جو آہستہ آہستہ بڑھتی جا رہی ہیں۔ امریکیوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ جس تصور اسلام سے وہ خائف ہیں اس کا توڑ صرف اور صرف تصوف میں ہے اور جو اسلام کی اصل ہے جس میں نہ ''شدت'' ہے اور نہ ''دہشت'' بالکل اس طرح کہ جو پوری مسلم تاریخ میں ہوتا آیا کہ مسلمان جب بھی شکست سے دوچار ہوئے اور ان پر قنوطیت کے بادل منڈلانے لگے تو انہیں رہبانیت اور تصوف کے نام پر گوشہ نشینی کا سبق دیا جاتا رہا۔

(روزنامہ جنگ 6 دسمبر 2003ء)

عقیدت کی نیاز

○ سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

'' تحریک جدید کیا ہے؟ وہ خدا تعالیٰ کے سامنے عقیدت کی یہ نیاز پیش کرنے کیلئے ہے کہ وصیت کے ذریعہ سے تو جس نظام کو دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے اس کے آنے میں ابھی دیر ہے اس لئے ہم تیرے حضور اس نظام کا ایک چھوٹا سا نقشہ تحریک جدید کے ذریعہ پیش کرتے ہیں۔'' (نظام نو صفحہ 129)

(مرسلہ: وکیل المال اول تحریک جدید)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم مہر مختار احمد صاحب سرگانہ آف باگڑ سرگانہ ضلع خانیوال مورخہ 28 جولائی 2004ء کو حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث وفات پا گئے۔ مرحوم لمبے عرصہ سے صدر جماعت باگڑ سرگانہ، ناظم ضلع انصاراللہ، سیکرٹری امور عامہ ضلع اور سیکرٹری اصلاح و ارشاد ضلع خانیوال کے عہدوں پر فائز رہے اور طویل عرصہ جماعت کی خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ آپ کی نماز جنازہ آبائی قصبے مختار آباد باگڑ سرگانہ میں ہوئی جو مکرم نصیر احمد صاحب بدر مربی ضلع خانیوال نے پڑھائی۔ اسی روز آپ کی میت تدفین کیلئے ربوہ لائی گئی اور مورخہ 29 جولائی 2004ء کو بیت المبارک میں بعد نماز فجر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ مرحوم مخلص، نڈر اور بے باک احمدی تھے آپ کے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے مکرم مہر امتیاز احمد صاحب سرگانہ، مہر اعزاز احمد سرگانہ اور مہر فہیم احمد سرگانہ اور دو بیٹیاں یادگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(محترمہ امتہ السلیم صاحبہ بابت ترکہ محترم حمید اللہ بجہ صاحب)

○ محترمہ امتہ السلیم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم حمید اللہ بجہ ولد محترم محمد شریف بجہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم دارالضیافت میں کارکن تھے دارالضیافت میں ان کی ایک ماہ کی تنخواہ قابل ادا ہے جس کی رقم مبلغ -/2927 روپے ہے تنخواہ کی یہ رقم مجھے دے دی جائے دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1) محترمہ امتہ السلیم صاحبہ (بیوہ)
(2) محترم ظفر اللہ صاحب (پسر)
(3) محترم طاہر حمید صاحب (پسر)
(4) محترم رضاء اللہ صاحب (پسر)
(5) محترم جری اللہ صاحب (پسر)
(6) محترمہ آصفہ صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر وصیت میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

فوری ضرورت سقہ / ماشکی

○ دفاتر تحریک جدید میں سقہ / ماشکی کی ایک آسامی (جز وقتی) خالی ہے جس کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ جو احباب ماشکی کے کام کا تجربہ رکھتے ہوں وہ اپنی درخواست صدر صاحب / امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ کوائف، شناختی کارڈ کی کاپی اور ایک عدد تصویر کے ہمراہ دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں رابطہ کریں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

فون: 04524-213563 موبائل 0300-7700328

فیکس نمبر: 04524-212296

اعلان داخلہ

○ یونیورسٹی آف فیصل آباد نے درج ذیل فیکلٹیز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ (i) فیکلٹی آف مینجمنٹ سائنسز (ii) فیکلٹی آف انجینئرنگ اینڈ کمپیوٹر سائنسز (iii) فیکلٹی آف سوشل سائنسز اینڈ ہیومینٹیز (iv) فیکلٹی آف فیشن ڈیزائن۔ (v) فیکلٹی آف اسلامک سٹڈیز۔

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 3 ستمبر 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 25 جولائی 2004ء ملاحظہ کریں۔

○ نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز لاہور کیمپس نے درج ذیل ایوننگ کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

(الف) سرٹیفکیٹ (عربی، انگلش، فرنچ اور جرمن)
(ب) ڈپلومہ (انگلش، عربی، فرنچ اور جرمن)

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 11۔ اگست 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 25 جولائی 2004ء ملاحظہ کریں۔

○ ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد نے پی ایچ ڈی فیلو شپ پروگرام 2004ء کیلئے ایک ہزار سکالرشپس کیلئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 4۔ اگست 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 26 جولائی 2004ء ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

[illegible]
145 فیروز پور روڈ
جامعہ اشرفیہ لاہور
طالب دعا: فیصل خلیل خاں، قیصر خلیل خاں
فون: 7563101 موبائل: 0300-4201198

اعلان دارالقضاء

محترمہ نعیمہ اکرام صاحبہ بابت ترکہ
محترم اکرام چوہدری صاحب

محترمہ نعیمہ اکرام صاحبہ نیو سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم محمد اکرام چوہدری صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ان کا ایک پلاٹ 17/10 برقبہ 6 مرلے 99 مربع فٹ واقع دارالصدر ربوہ ہے اس پلاٹ کی وراثتی تقسیم کردی جائے لیکن دیگر ورثاء محترمہ نعیمہ اکرام کے حق میں دستبردار ہوگئے ہیں لہٰذا یہ رقم اب ان کے نام منتقل ہونا ہے دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1) محترمہ نعیمہ اکرام صاحبہ (بیوہ)
(2) محترم بلال احمد صاحب (پسر)
(3) محترم مصدق احمد صاحب (پسر)
(4) محترمہ ندرت اشفاق صاحبہ (دختر)
(5) محترمہ امتہ الحئین صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان داخلہ

انسٹیٹیوٹ آف کیمیکل انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، قائداعظم کیمپس پنجاب یونیورسٹی لاہور نے ایم ایس سی انجینئرنگ کے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ (1) ایم ایس سی۔ کیمیکل انجینئرنگ (2) ایم ایس سی میٹالرجی اینڈ میٹریل سائنس پراسپکٹس -/300 روپے نقد یا -/400 روپے بینک ڈرافٹ / پوسٹل آرڈر کے عوض دستیاب ہیں۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 9/اگست 2004ء مقرر ہے۔ داخلہ ٹیسٹ 12۔اگست 2004ء کو دس بجے صبح ہوگا۔ بحوالہ روزنامہ جنگ 27 جولائی 2004ء

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور نے مندرجہ ذیل پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

PGD leading to M.Sc.

Telecommunications(evening)

داخلہ فارم U.B.L گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برانچ لاہور (29 جولائی تا 10۔اگست 2004) دستیاب ہونگے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 10۔اگست 2004ء مقرر ہے۔ (داخلہ ٹیسٹ مورخہ 17۔اگست 2004ء کو گیارہ بجے دن نیو سائنس بلاک G.C.U میں ہوگا) مزید تفصیلات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 27 جولائی 2004ء میں ملاحظہ کریں۔

مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی جامشورو سندھ نے سیشن 2004-05 کیلئے درج ذیل ڈگری کورسز میں داخلہ کا اعلان کیاہے۔(i) بی ای ان سول، الیکٹریکل، میکینیکل، الیکٹرونکس، ٹیلی کمیونیکشن، بائیو میڈیکل، انڈسٹریل انجینئرنگ اینڈ مینجمنٹ، میٹالرجی اینڈ میٹریلز، مائننگ، ٹیکسٹائل کیمیکل، پٹرولیم اینڈ نیچرل گیس انجینئرنگ (ii) بیچلر آف آرکیٹیکچر اینڈ سٹی اینڈ ریجنل پلاننگ، (iii) بی ای ان کمپیوٹر سسٹم انجینئرنگ اینڈ سافٹ ویئر انجینئرنگ۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 21۔اگست 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 26 جولائی 2004ء ملاحظہ کریں۔

شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیرپور نے ماسٹر ڈگری ان ماس کمیونیکشن اور پبلک ایڈمنسٹریشن (ایوننگ پروگرام) سیشن 2004ء میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15۔اگست 2004 ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 26 جولائی 2004ء ملاحظہ کریں۔

سکول آف نرسنگ ڈی ایچ کیو ہسپتال بہاولنگر نے خواتین کیلئے تین سالہ نرسنگ کورس کیلئے داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ درخواستیں جمع کروانے کی آخری 10۔اگست 2004ء مقرر ہے۔

(نظارت تعلیم)

اولمپکس گیمز

سال	مقام
1896	ایتھنز
1900	پیرس
1904	سینٹ لاؤس
1908	لندن
1912	سٹاک ہوم
1920	اینٹورپ
1924	پیرس
1928	ایمسٹرڈیم
1932	لاس اینجلس
1936	برلن
1948	لندن
1952	ہیلسنکی
1956	میلبورن
1960	روم
1964	ٹوکیو
1968	میکسیکو
1972	میونخ
1976	مونٹریال
1980	ماسکو
1984	لاس اینجلس
1988	سیول
1992	بارسلونا
1996	اٹلانٹا
2000	سڈنی
2004	ایتھنز

درخواست دعا

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب دارالعلوم غربی (ب) ربوہ لکھتے ہیں میرے سب سے چھوٹے بیٹے عزیزم محمد یوسف ناصر انگلینڈ کے خسر مکرم مرزا نصیر احمد صاحب وہاں سخت بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں سب احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

مکرم میاں عبدالکریم کوثر صاحب سیکرٹری امور عامہ رحمان کالونی ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بہنوئی نذیر احمد صاحب نسیم ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور و ممبر قضاء بورڈ دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں اور راولپنڈی ہسپتال میں محترم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کے زیر علاج ہیں۔ مورخہ 2۔اگست 2004ء کو آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت والی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع و غروب 2۔اگست 2004ء

طلوع فجر	3:50
طلوع آفتاب	5:22
زوال آفتاب	12:14
وقت عصر	5:03
غروب آفتاب	7:07
وقت عشاء	8:39

برائے فروخت
ریلوے روڈ بالمقابل یٹیلیٹی سٹور ربوہ 21 مرلے کمرشل پلاٹ 60 لاکھ میں برائے فروخت ہیں۔

دینی آرٹ کے جدید فن پارے
منتخب آیات دیدہ زیب ڈیزائنوں میں
Multicolour International
All kind of printing, Designing, Advertising
129-C,Rehmanpura,Lahore,ph:7590106.
Email:multicolor13@yahoo.com

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434,Fax:213966

گردہ، مثانہ کی پتھریاں
پتھری گردہ کورس
CURATIVE
KIDNEY STONE COURSE
گردہ مثانہ کی پتھریوں کو ریزہ ریزہ کرکے خارج کرتا ہے اور آئندہ پتھری بننے کے رجحان کو بھی ختم کرتا ہے۔
40 روزہ کورس / قیمت -/370 روپے / لٹریچر مفت

حکیم عبدالحمید اعوان کا چشمہ فیض
(رجسٹرڈ)
مطب حمید
ہر ماہ 3-4-5 تاریخ عقب صوفی کمانٹ گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-256 فیصل آباد فون: 041-638719
ہر ماہ 6-7 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ رحمان کالونی مکان نمبر P-7/C فون نمبر: 04524-212855-212755
ہر ماہ 10-11-12 تاریخ NW741 دکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد قصور النراساؤ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4415845
ہر ماہ 15-16-17 تاریخ 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 0451-214338
ہر ماہ 23-24 تاریخ ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 0691-50612
ہر ماہ 25-26-27 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان فون: 061-542502
کریکن ٹاؤن مین کورنگی روڈ نزد کورنگی بس ڈپو کراچی نمبر 31
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہش مند اس جگہ تشریف لائیں۔
مطب حمید
نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون کلینک: 0431-891024-892571
سب آفس چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون: 0431-219065-218534

صحارا فوڈز کمپنی رجسٹرڈ
پیش کرتے ہیں صحارا بریانی مصالحہ مکس، کڑاہی گوشت مصالحہ، ادرک پاؤڈر، لہسن پاؤڈر، چاٹ مصالحہ
پاکستان میں مالی طور پر مستحکم پارٹیاں ڈسٹری بیوٹرز کیلئے رجوع کریں
پی او بکس 803 جی پی او۔ لاہور
فون 0300-9448617
E-mail:saharabestfc@hotmail.com

سی پی ایل نمبر 29